

امیر اہل سنت وامت بزرگ کاظمیؒ کے ایمان افروز بیان کا تحریری گلدستہ، بنام

غوثِ پاکؒ کا شوقِ علمِ دین

صفحات 17

مزار مبارک غوثِ پاکؒ

01 60 ذاکو کیسے جانب ہوئے؟

04 جب بندہ سچ بولتا ہے تو۔۔

06 اولیاء کی سب سے افضل قسم

10 باعمل استاد



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا شوقِ علم دین ①

ذمائے عطار: یارب الصطفیٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”غوث پاک کا شوقِ علم دین“ پڑھ یاں لے اسے علم دین حاصل کرنے کا شوق اور عمل کی توفیق عطا کر اور ماں باپ سمیت اس کی مغفرت فرما۔
امین بجا لا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

درد و شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: میں نے گزشتہ رات عجیب واقعہ دیکھا، میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا جو پُل صراط پر کبھی گھسٹ کر اور کبھی گھٹنوں کے بل چل رہا تھا، اتنے میں وہ دُروُد آیا جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا، اُس نے اُسے پُل صراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ اُس نے پُل صراط پار کر لیا۔ (معجم کبیر، 25/282، حدیث 39)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی مُحَمَّد

سچ کی بَرَکت سے 60 ڈاکو تائب ہو گئے

9 ذی الحج شریف کو ایک لڑکا اپنے گھر سے باہر نکلا اور کھیت میں بل چلانے والے ایک بیل کے پیچھے ہو لیا۔ اچانک بیل اُس لڑکے کی جانب مڑا اور نام لے کر یوں بولا: اے فلاں! تم کھیل کود کے لئے نہیں پیدا کئے گئے۔ لڑکے نے بیل کو اس طرح بات کرتے سنا تو خوفزدہ

①... امیر اہل سنت وامت بَرَکاتُہم العالیہ نے 3 اور 4 ربیع الآخر 1441 ہجری مطابق 30 نومبر اور یکم دسمبر 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) میں مَدَنی مذاکرے سے قبل ”غوث پاک کا شوقِ علم دین“ اور ”غوث پاک کی علمی شان“ کے موضوع پر بیان فرمایا۔ الحمد للہ لکچریم! شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ کی طرف سے ان بیانات کو کچھ ضروری ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریری صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

ہو کر فوراً گھر آیا اور گھر کی چھت پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ سینکڑوں میل دور میدانِ عرفات کا منظر دکھائی دے رہا ہے جس میں حُجَّاجِ کرام گھروں سے دور اللہ پاک کی رضا کے حصول کی خاطر جمع تھے۔ اس لڑکے نے یہ دیکھا تو اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ”میری پیاری امی جان! مجھے اللہ پاک کی رضا کے لئے راہِ خدا میں وقف کر دیجئے اور مجھے بغداد شریف جا کر علمِ دین حاصل کرنے اور اللہ پاک کے نیک بندوں کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کا فیضان حاصل کرنے کی اجازت عنایت فرمائیے۔“ امی جان نے اس کا سبب پوچھا تو اُس لڑکے نے بڑے احترام کے ساتھ سارا واقعہ کہہ سنایا۔ اللہ پاک کی مرضی و رضا پر امی جان نے لبیک کہا اور راہِ خدا کے اس ننھے مسافر کے لئے سامان تیار کرنا شروع کر دیا اور چالیس دینار (یعنی سونے کے بٹے) اپنے لختِ جگر (یعنی son) کی قمیص کے اندر سی دیئے۔ پھر سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اپنے لختِ جگر سے وعدہ لیا کہ ہمیشہ اور ہر حال میں سچ بولنا اور اس کے بعد اپنے بیٹے کو یہ کہتے ہوئے اُلوداع کہا: ”جاؤ! میں نے تمہیں راہِ خدا میں ہمیشہ کے لئے وقف کر دیا، اب میں یہ چہرہ قیامت سے پہلے نہ دیکھوں گی۔ (اللہ کی یہ نیک بندی جانتی تھی کہ اب میں جیتے جی اپنے بیٹے کو نہیں دیکھ سکوں گی۔) (ہجۃ الاسرار، ص 167)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ❁❁❁ صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

ماں کی نصیحت ماننے کا صلہ

یہ لڑکا ایک چھوٹے سے قافلے کے ساتھ بغداد کی جانب چل پڑا، راستے میں ایک واقعہ پیش آیا کہ 60 ڈاکو قافلے کا راستہ روک کر لوٹ مار کرنے لگے، انہوں نے کسی کو بھی نہ چھوڑا اور ہر ایک سے اُس کا مال و اسباب چھین لیا مگر اس لڑکے کو کم عمر جانتے ہوئے کسی نے کچھ

بھی نہ کہا، ایک ڈاکو نے قریب سے گزرتے ہوئے ایسے ہی پوچھا: کیا تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ لڑکے نے بغیر ڈرے جواب دیا: ہاں! میرے پاس 40 دینار (یعنی چالیس سونے کے سٹکے) ہیں۔ ڈاکو نے سمجھا کہ یہ ہم سے مذاق کر رہا ہے اور آگے چلا گیا، اس لڑکے سے کسی اور ڈاکو نے بھی پوچھا تو اُسے بھی یہی جواب دیا کہ اُس کے پاس 40 سونے کے سٹکے ہیں۔ جب یہ دونوں ڈاکو اپنے سردار کے پاس گئے تو اُسے بتایا کہ ہم نے قافلے میں ایک ایسا جُرأت مند لڑکا دیکھا جو اس حالت میں بھی ہم سے نہیں ڈرتا اور ہم سے مذاق کرتا ہے۔ سردار نے کہا: کیا مذاق کرتا ہے؟ اس کو ہلا کر لاؤ، جب وہ لڑکا آیا تو سردار کے پوچھنے پر اب بھی وہی کہا جو پہلے کہا تھا کہ میرے پاس چالیس سونے کے دینار ہیں، سردار نے تلاشی لی تو واقعی اس کے لباس میں سے چالیس دینار (40 سونے کے سٹکے) مل گئے۔ لڑکے کے اس سچ بولنے پر سب حیران ہوئے اور اُس سے سچ بولنے کا سبب پوچھا تو لڑکا کہنے لگا: میری امی نے گھر سے نکلتے ہوئے وعدہ لیا تھا کہ ہمیشہ اور ہر حال میں سچ بولنا اور میں اپنی امی کا وعدہ نہیں توڑ سکتا۔ ڈاکوؤں کا سردار یہ سن کر رو پڑا اور کہنے لگا: ہائے افسوس! یہ لڑکا اپنی امی سے کئے ہوئے وعدے کی اس طرح پاسداری کرے اور ایک میں ہوں کہ سالہا سال ہو گئے اپنے رب کے عہد کی خلاف ورزی کر رہا ہوں۔ اُس سردار نے روتے ہوئے راہِ خدا کے اس ننھے مسافر کے ہاتھ پر توبہ کر لی اور اُس کے باقی ساتھی بھی یہ کہتے ہوئے توبہ کرنے لگے کہ اے سردار! جب لوٹ مار کے بُرے کاموں میں تو ہمارا سردار تھا اب نیکی کی راہ پر بھی تُو ہی ہمارا سردار ہو گا۔ (بجۃ الاسرار، ص 168)

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! راہِ خدا کا یہ ننھا مسافر کوئی اور نہیں بلکہ ہمارے اور آپ کے

پیارے پیارے پیر و مُرشد، پیروں کے پیر، دستگیر، روشن ضمیر، قطبِ ربّانی، محبوبِ بُخانی، پیرِ لاثانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، شیخ سید ابو محمد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھے سچ بولنے کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں کہ سچ کی برکت سے ڈاکوؤں کو سردار سمیت توبہ کی سعادت نصیب ہو گئی۔ ہر مُسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے دینی و دنیوی تمام معاملات میں سچ بولے، سچ بولنا نجاتِ دلانے اور جنت میں لے جانے والا کام ہے۔

تین فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

”سچائی کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں (لے جانے والے) ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں (لے جانے والے) ہیں۔“ (ابن حبان، 7/494، حدیث: 5704)

”جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے تو محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔“ (مسند امام احمد، 2/589، حدیث: 6652 ملقطاً)

”کتنی بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے کوئی بات کہو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو حالانکہ تم اُس سے جھوٹ بول رہے ہو۔“ (ابوداؤد، 4/381، حدیث: 4971)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بندہ اپنی عزت بچانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے کہ اگر سچ بولے گا تو لوگ ملامت کریں گے، بُرا بھلا کہیں گے حالانکہ عزت سچ میں ہی پوشیدہ ہے جبکہ جھوٹ میں اگرچہ ظاہری طور پر دُنیا میں بے عزتی سے بچ بھی گئے لیکن اللہ پاک کی بارگاہ میں بروزِ قیامت جو ندامت و شرمندگی ہوگی وہ بیان سے باہر ہے، جھوٹ سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بندہ دُنیوی ذلت کے مقابلے میں جہنم کی آخری ذلت اور عذابات کو پیشِ نظر رکھے کہ دُنیوی ذلت تو چند لمحوں کی ہے

اور عنقریب ختم ہو جائے گی لیکن اُخروی ذلّت تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے، لہذا کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ مت کیجئے، ہمیشہ سچ بولے۔

غیبت سے اور ثبوت و چغلی سے دُور رکھ غوگر تو سچ کا دے بنایا رب مصطفیٰ
عُجب و تکبر اور بچا حُبِ جاہ سے آئے نہ پاس تک ریا یا رب مصطفیٰ
امراضِ عِصیاں نے مجھے کریم جاں دیا مُرشد کا صدقہ دے شفا یا رب مصطفیٰ

(وسائلِ بخشش، ص 132)

حضور غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم قصبہ جیلان میں حاصل کی پھر مزید تعلیم کے لئے سن 488ھ میں بغداد تشریف لائے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے اچھے طریقے سے علم حاصل کیا اور اپنی تعلیم مکمل فرما کر اپنے زمانے کے علما میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ دورانِ طالبِ علمی آپ کو فاقہ کشی (یعنی بھوکے رہنے) کی نوبت بھی آئی اور نہ جانے کن کن دُشوار گزار مرحلوں سے گزرنا پڑا مگر اس کے باوجود علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ ٹھنڈا نہ ہوا۔ نہایت محنت و مشقّت کے ساتھ علمِ دین حاصل کرتے رہے اور جب اس سلسلہ کی تکمیل ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فَضْل و کمال پر پہنچ گئے، بہت بڑے عالمِ دین بن گئے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علمیّت کی شہرت دور دور تک پہنچ گئی تو آپ کے اُستادِ مُحترم و مرشدِ گرامی حضرت شیخ ابو سعید محرومی رحمۃ اللہ علیہ نے دَرس و تدریس کے واسطے اپنا مدرسہ آپ کے حوالے کر دیا جس کی ذمہ داری آپ نے خوش دلی کے ساتھ نہ صرف قبول فرمائی بلکہ مسندِ تدریس کو رونق بخش کر علوم و فنون کے پیاسوں کو سیراب کرنے لگے۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی، 1/ 178 - نزہۃ الخاطر الفاتر، ص 20 بتغیر - تاریخ مشائخ قادریہ، ص 125، 126 - قلاند الجواہر، ص 134)

میرے مرشد، حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ غوثیہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قُطْبًا یعنی میں نے علم کا درس لیا یہاں تک کہ مقامِ قُطْبِیَّت پر پہنچ گیا۔ (قصیدہ غوثیہ، مدنی پنج سورہ، ص 264) مزید ارشاد فرمایا: ”فَنَفَّ سَيِّكْهُ اس کے بعد تنہائی اختیار کر جو بغیر علم کے خُدا کی عبادت کرتا ہے وہ جتنا سنوارے گا اُس سے زیادہ بگاڑے گا۔ اپنے ساتھ شریعت کی شمع لے لو، اللہ پاک کی طرف سے سب سے زیادہ قریب راستہ بندگی کے قانون کو لازم پکڑنا اور شریعت کی گرہ کو تھامے رکھنا ہے۔“ (ہجۃ الاسرار، ص 106)

احکام شریعت رہیں مکتوظ ہمیشہ مُرشد مجھے سنت کا بھی پابند بناؤ
اچھتوں کے خریدار تو ہر جا پہ ہیں مُرشد بدکار کہاں جائیں جو تم بھی نہ نبھائو
عظما کو ہر ایک نے دھتکار دیا ہے یا غوث! اسے دامنِ رحمت میں چھپاؤ

(وسائلِ بخشش، ص 570)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! اولیائے کرام کی سب سے افضل قسم صدیق کہلاتی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ صدیق تھے۔ (نیکی کی دعوت، ص 580)

علم لدنی کے 70 دروازے

شیخ ابوالحسن عمرانی کیماتی اور بزاز رحمۃ اللہ علیہما نے بغداد میں 591ھ میں کہا کہ ہم شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مدرسہ میں ”دروازہ آرز“ میں 557ھ میں حاضر ہوئے اور وہ انجیر کھا رہے تھے، تب آپ نے کھانا چھوڑ دیا اور دیر تک بے ہوشی میں رہے پھر فرمایا: اس وقت میرے دل پر علم لدنی کے 70 دروازے کھول دیئے گئے۔ ہر ایک دروازہ اتنا کشادہ (یعنی وسیع) ہے جیسا کہ آسمان وزمین کی کشادگی، پھر خاص لوگوں میں اللہ پاک کی پہچان کی باتیں دیر تک کرتے رہے حتیٰ کہ حاضرین کے ہوش جاتے رہے اور ہم نے کہا کہ ہم کو یہ گمان بھی نہیں کہ شیخ کے بعد کوئی اور ایسا کلام کر سکے۔ (ہجۃ الاسرار، ص 56)

اللہ کے ولی کو جگہ دے دو

میرے پیرومرشد سیدی حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ اپنے بچپن کے ایک واقعے کے بارے میں فرماتے ہیں: میری عمر دس سال تھی کہ میں (ایک دن) اپنے گھر سے مدرسے کی طرف جا رہا تھا، میں نے فرشتوں کو دیکھا جو بچوں سے کہہ رہے تھے کہ ”اللہ کے ولی کے لئے جگہ کُشادہ کر دو تا کہ وہ بیٹھ جائیں۔“ اسی دوران ایک شخص ہمارے قریب سے گزرا جسے میں اس وقت نہیں جانتا تھا، اُس نے فرشتوں سے یہی بات سنی تو اس نے ایک فرشتے سے پوچھا: یہ لڑکا کون ہے؟ فرشتے نے کہا کہ عنقریب اس کی شانِ عظیم ہوگی، اس کو عطا کیا جائے گا، منع نہیں کیا جائے گا، اس کو اختیار دیا جائے گا اور روکا نہیں جائے گا اور اس کو قریب کیا جائے گا اس سے دھوکہ نہ کیا جائے گا۔ حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر میں نے اُس شخص کو چالیس سال کے بعد پہچانا تو وہ اُس وقت کا ابدال^(۱) تھا۔ (ہجۃ الاسرار، ص 48)

خُدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہانوں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا
عزیز و کرچکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوثِ اعظم کا
لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہہ دوں گا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوثِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش، ص 93، 98، 99)

ہیں پیر پیراں	غوثِ پاک	ہیں میر میراں	غوثِ پاک
محبوب بُنجاں	غوثِ پاک	ولیوں کے سلطان	غوثِ پاک
محبوب یزدان	غوثِ پاک	سلطانِ ذیشان	غوثِ پاک
مشکل ہو آساں	غوثِ پاک	دو درد کا دَرماں	غوثِ پاک
فرماؤ احساں	غوثِ پاک	راحت کا سماں	غوثِ پاک

①... یہ اولیائے کرام کی ایک قسم ہے۔

بلوآؤ جانان غوثِ پاک بن جاؤں مہمال غوثِ پاک
 جس وقت چلے جاں غوثِ پاک یا پیر! ہو احساں غوثِ پاک
 پورا ہو جانان غوثِ پاک دیدار کا ارماں غوثِ پاک
 ہو جائے مری جاں غوثِ پاک بس آپ پہ قرباں غوثِ پاک
 ٹل جائے شیطان غوثِ پاک بچ جائے ایماں غوثِ پاک
 اُف! حشر کا میداں غوثِ پاک لو زیرِ دلاں غوثِ پاک
 ہو میری جانان غوثِ پاک بخشش کا سماں غوثِ پاک

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

غوثِ پاک کی علمی شان و شوکت

میرے پیر و مُرشد شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے مشکل وقت میں بڑی محنت و لگن کیساتھ علمِ دین حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں: میں اپنے طالبِ علمی کے زمانے میں اُساتذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا پھر بیابانوں اور ویرانوں میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا برسات، گرمی ہو یا سردی اپنا مطالعہ جاری رکھتا تھا اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عمامہ باندھتا اور معمولی سی ترکاریاں (یعنی سبزیاں) کھاتا، کبھی کبھی یہ ترکاریاں بھی نہ ملتیں مگر میں اپنا مطالعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔ (قلائد الجواہر، ص 10 ملخصاً)

علمی مقام

جب میرے مُرشد غوثِ پاک نے علمِ دین سے فراغت حاصل کر لی اور آپ دَرس و تدریس کی مُسند اور افتاء کے منصب پر پہنچ گئے یعنی مُفتی بھی بن گئے تو لوگوں کو وعظ و نصیحت

اور علم و عمل کی اشاعت (یعنی پھیلانے) میں مصروف ہو گئے، چنانچہ دُنیا بھر سے علما و صُلحا (یعنی نیک لوگ) آپ کی بارگاہ میں علم سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے، اُس وقت پورے بغداد میں آپ کا ہم پلہ کوئی نہ تھا۔ (قلائد الجواہر، ص 5، ملخصاً) آپ علم کے سمندر تھے، آپ کو علمِ فقہ، علمِ حدیث، علمِ تفسیر، علمِ نحو اور علمِ ادب وغیرہ علوم پر مہارتِ تامہ حاصل تھی، جب آپ کو آپ کے اساتذہ نے علمِ حدیث کی سند دی تو فرمانے لگے: ”اے عبد القادر الفاظِ حدیث کی سند تو ہم آپ کو دے رہے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ حدیث کے معانی و مفہوم کا سمجھنا تو ہم نے آپ ہی سے سیکھا ہے۔“ (حیات المعظم فی مناقب غوثِ اعظم ص 46، بتیخیر قلیل) گویا اُستاد کہہ رہے ہیں کہ ہم اگرچہ ظاہری تو آپ کے اُستاد سہی لیکن حقیقت میں باطنی طور پر تو آپ ہمارے اُستاد ہیں۔

تُو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا تُو ہے وہ غَیث کہ ہر غَیث ہے پیاسا تیرا
سورج آگلوں کے چمکتے تھے چمک کر دُوبے اُنُقی نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا
(حدائقِ بخشش، ص 23)

شرحِ کلامِ رضا: غوث ولیوں کا اعلیٰ منصب ہے، دیگر غوث کے بھی آپ غوث ہیں یعنی آپ غوثِ الاغوث ہیں کہ دیگر غوث آپ کے خود شیدا ہیں، آپ وہ کنواں ہیں کہ خود کنویں آپ کے پیاسے ہیں۔

حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کو علمِ دین کے پھیلانے کا اِس قدر شوق تھا کہ آپ اپنا وقت بالکل ضائع نہیں فرماتے تھے، آپ علمی کاموں ہی میں اکثر مصروف رہتے، دوسرے شہروں کے طلباء آپ کی تعریف اور علوم و فنون میں مہارت کی شہرت سُن کر آپ کی خدمت میں علمِ دین حاصل کرنے اور آپ کے فیوضات اور بَرَکات لُٹنے کے لئے حاضر ہوتے رہے، آپ علم و عمل کے ایسے پیکر تھے کہ جو بھی آپ کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے حاضر

ہو تا وہ خالی ہاتھ نہ لوٹتا تھا، یعنی علم کے ساتھ ساتھ عمل بھی پڑھادیتے تھے۔

با عمل استاد

یہ بڑا قابلِ غور نکتہ ہے اُستاد ایسا با عمل ہونا چاہئے کہ اس کے پاس پڑھنے والا با عمل بن کے اُٹھے، پہلے نمازی تھا تو تہجد گزار بن جائے۔ پہلے اس کا ظاہر دُرست تھا تو اب اُستاد کی برکت سے باطن بھی روشن ہو جائے، کاش! ایسا اُستاد ہو۔ حضرت قاضی ابو سعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کا بغداد میں ایک مدرسہ تھا، وہ اس میں وعظ و نصیحت اور علم حاصل کرنے والوں کو علم سکھایا کرتے تھے، جب قاضی صاحب کو حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے علمی و عملی فضل و کمالات اور فہم و فراست کا علم ہوا تو قاضی صاحب نے اپنا مدرسہ آپ کے حوالے کر دیا پھر لوگوں کی کثیر تعداد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں علمِ دین حاصل کرنے کے لئے حاضر ہونے لگی۔ (سیرت غوثِ اعظم، ص 58 بغیر قلیل)

ایک آیت کے چالیس معانی بیان فرمائے

ایک دن کسی قاری صاحب نے غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس شریف میں قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کی تو آپ نے اُس آیت کی تفسیر میں پہلے ایک معنی پھر دوسرے کے بعد تین یہاں تک کہ حاضرین کے علم کے مطابق گیارہویں والے غوثِ پاک نے گیارہ معانی بیان فرمادیئے، اور پھر دیگر وجوہات بیان فرمائیں جن کی تعداد چالیس تھی اور ہر وجہ کی تائید میں علمی دلائل بیان فرمائے اور ہر معنی کے ساتھ سند بھی بیان فرمائی، آپ کے علمی دلائل کی تفصیل سے سب حاضرین حیران و دنگ رہ گئے۔ (اخبار الانبیاء، ص 11، بتغیر)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ❀❀❀ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا اظہارِ عقیدت

امام ابو الحسن علی بن ہبّی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”میں نے غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ فائِضِ الانوار کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مزارِ پر انوار سے باہر تشریف لائے اور حضور سیدی غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سینے سے لگالیا اور انہیں خلعت (یعنی بہترین لباس) پہنا کر ارشاد فرمایا: ”اے شیخ عبد القادر! بے شک میں علمِ شریعت، علمِ حقیقت، علمِ حال اور فعلِ حال میں تمہارا محتاج ہوں۔ (بجۃ الاسرار، ص 226) اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شریعت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال ہیں اور طریقت حضور کے افعال (یعنی اعمال) اور حقیقت حضور کے احوال اور معرفت حضور کے علوم بے مثال۔

(فتاویٰ رضویہ، 21/460)

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

تجھ کو دیکھنا تیری ہی سُننا تجھ میں گم ہونا
حقیقت معرفتِ اہل طریقت اس کو کہتے ہیں
ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصوّر میں ترے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں

(مرآۃ المناجیح، 6/513)

فتاویٰ رضویہ جلد 26، ص 433 پر ہے: حضور (غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ) ہمیشہ سے حنبلی تھے اور بعد کو جب عین الشریعۃ الکبریٰ تک پہنچ کر منصبِ اجتہادِ مُطلق حاصل ہوا مذہبِ حنبلی کو کمزور ہوتا ہوا دیکھ کر اس کے مطابق فتویٰ دیا، کہ حضور (یعنی غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ) محی الدین (یعنی دین کو زندہ کرنے والے) اور دینِ متین کے یہ چاروں ستون ہیں لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اُس کی تقویت فرمائی (یعنی اُس کو قوت دی)۔

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب آدب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

بقسم کہتے ہیں شاہانِ صریضین و حریم نہ ولی ہو نہ ہوا ہے کوئی ہمتا تیرا
(حدائقِ بخشش، ص 23، 24)

طلبہ سے محبت

میرے پیارے پیارے مُرشد حضرت غوثِ الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زندگی کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دین کا کام ایسے وقت میں شروع کیا جب چاروں طرف فتنہ و فساد کا دور دورہ تھا، ملتِ اسلامیہ کافی خستہ حالی کا شکار تھی، اِن نامساعد حالات میں ہمارے پیارے پیارے مُرشد، حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف میں تشریف فرما ہوئے اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہِ راست پر لانے کے لئے نیکی کی دعوت عام کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ علم و عمل کے پیکر اور زبردست حُسنِ اخلاق کے مالک تھے، آپ طلبہ کرام پر انتہائی شفقت فرماتے، اُن کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا بھی خیال رکھتے۔ امام ابنِ قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حضرت غوثِ الاعظم کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ ہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کا آخری حصہ پایا اور غوثِ پاک کے مدرسے میں قیام کیا، ہمارا اس طرح خیال رکھا جاتا کہ کبھی تو غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے شہزادے حضرت یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کو ہماری جانب بھیجتے، وہ ہمارے لیے چراغِ جلااتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے لیے اپنے گھر سے کھانا بھیجا کرتے۔
(سیرِ اعلام النبلاء 15/ 183)

کند ذہن طالبِ علم پر شفقت

میرے مُرشد پاک، غوثِ اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کا دینی طلبہ پر شفقت کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ آپ اُن کی کمزوریوں کو نظر انداز فرما دیا کرتے تھے، یہ ہمارے اُستادہ کرام

کے لئے بڑی بہترین مثال اور لائقِ تقلید واقعہ ہے حضرت شیخ احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک عجمی (یعنی غیر عربی) طالب علم تھا، وہ نہایت ہی کُنْدِ ذہن تھا، بہت ہی مشکل سے کوئی چیز اس کے پلے پڑتی، ایک دفعہ وہ طالب علم آپ کی خدمت میں سبق پڑھ رہا تھا کہ ابنِ سَمَحِل نامی ایک شخص حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا، جب اُس نے اُس طالب علم کی کُنْدِ ذہنی اور آپ کا اُس کی کُنْدِ ذہنی پر صبر و تحمل دیکھا تو اُسے بہت تعجب ہوا، جب وہ طالب علم وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا تو ابنِ سَمَحِل نے عرض کیا کہ اس طالب علم کی کُنْدِ ذہنی اور موٹی عقل اور آپ کے صبر پر مجھے تو بڑی حیرت ہے، میرے مُرشد نے فرمایا کہ میری محنت اس کے ساتھ بس ایک ہفتہ سے بھی کم ہے کیونکہ اس طالب علم کا انتقال ہو جائے گا۔ حضرت احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس دن سے ہم نے اُس طالب علم کے دِنِ گنا شروع کر دیئے اور جب ایک ہفتہ پورا ہونے کو آیا تو آخری دِنِ واقعی اُس کا انتقال ہو گیا۔ (قلائد الجواہر، ص 8 طبع)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! میرے پیر روشن ضمیر بھی تھے، آپ کو سب پتا تھا کہ یہ کب مرے گا۔ غوثِ پاک کا کُنْدِ ذہن طالب علم پر محنت کرنا اور شفقت کے ساتھ پڑھائے چلے جانا ہمارے لئے لائقِ تقلید ہے، عام طور پر استاد کی شفقت ذہین طالب علم کے لئے ہوتی ہے، رضائے الہی پیشِ نظر ہو تو یقیناً کُنْدِ ذہن پر محنت کرنے پر زیادہ ثواب ملے گا کیونکہ جو عمل دنیا میں دُشوار ہوتا ہے اتنا ہی قیامت میں نیکیوں کے پلڑے میں وزن دار ہوگا، جیسا کہ منقول ہے: **أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ أَحْمَدُهَا** یعنی افضل ترین عمل وہ ہے جس میں زحمت زیادہ ہو۔ (مرقات، 6/549، تحت الحدیث: 3383) لہذا کُنْدِ ذہن طالب علم پر زحمت زیادہ ہوتی ہے، اُس پر غصہ

بھی آتا ہے کہ یہ سمجھتا نہیں لیکن اگر پھر بھی کوئی صبر کے ساتھ دین پڑھاتا چلا جائے اور ثواب اکٹھا کرتا چلا جائے تو کیا بات ہے۔

امیرِ اہل سنت کی کمال دینی سوچ

امیرِ اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: میرا یہ ذہن ہے کہ کوئی کیسا ہی کُنڈ ذہن ہو اُسے مدرسۃ المدینہ یا جامعۃ المدینہ سے فارغ نہیں کرنا چاہیے ورنہ وہ خود بھی ڈوبے گا شاید اس کا خاندان بھی ڈوب جائے گا۔ اس کے خاندان والوں کو بھی نفرت ہو جائے گی کہ ہم اپنے بچے کو اللہ کا نام سکھانا چاہتے تھے، رسول اللہ کی حدیث سکھانا چاہتے تھے، بڑے ارمان سے بھیجا لیکن اسے فارغ کر دیا۔ اللہ پاک نے دعوتِ اسلامی کو بڑا اسٹیٹس اور معیار دیا ہے۔ کوئی اس طرح دوہرا راستہ کو جمع کر کے دکھائے۔ اللہ پاک کا بہت کرم ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! غوثِ پاک کی غلامی کی مہر ہے۔ بہر حال طالبِ علم کُنڈ ذہن ہو اسے نظر انداز (Ignore) نہیں کرنا چاہیے، حتیٰ المقدور اس پر بھی کوشش جاری رکھنی چاہیے آج نہیں تو کل، کل نہیں تو کبھی نہ کبھی تو ان شاء اللہ پڑھ جائے گا، یہ نہیں بھی پڑھ پائے گا تو اس کی اولاد آگے پڑھ جائے گی۔۔۔ اللہ کرے دل میں اتر جائے میری بات!!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی مُحَمَّد

استاذ کا مقصود

امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اُستاذ شاگردوں پر شفقت کرے اور انہیں اپنے بیٹوں جیسا سمجھے۔ اُستاذ کا مقصود یہ ہو کہ وہ شاگردوں کو آخرت کے عذاب سے بچائے گا۔ (احیاء العلوم، 1/82)

اُستاد کا یہ مقصود ہو کہ اپنے آپ کو اور اپنے شاگردوں کو جہنم کی آگ سے بچانا ہے۔ کاش! دینی مدارس میں پڑھانے والے اُستادہ اگر آج حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے دینی طلباء کرام کے ساتھ اپنے بیٹوں جیسا سلوک کریں تو اچھے علمی و عملی طور پر مضبوط علما کی کثرت ہو جائے گی۔ اِنْ شَاءَ اللہ

فتویٰ نویسی کی بادشاہت

میرے مُرشد غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ دَرس و تدریس، تصنیف و تالیف، وَعظ و نصیحت اور اِس کے علاوہ مختلف علمی شعبوں میں انتہائی مہارت رکھتے تھے، مگر خاص طور پر فتویٰ نویسی میں تو آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ اُس دَور کے بڑے بڑے علما، فُقہا اور مُفتیانِ کرام رحمۃ اللہ علیہم بھی آپ کے لَاجواب فتوؤں سے لَاجواب ہو جاتے تھے۔ شیخ امام مُوفق الدِّین بن قُدَامَہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ شیخ سَید عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اُن میں سے ہیں کہ جن کو وہاں (بغداد) پر علم و عمل اور فتویٰ نویسی کی بادشاہت دی گئی ہے۔ (بہجۃ الاسرار، ص 225) آپ کی علمی مہارت کا یہ عالم تھا کہ اگر آپ سے انتہائی مشکل مسائل بھی پوچھے جاتے تو آپ اُن مسائل کا نہایت آسان اور عُمدہ جواب دیتے، آپ نے دَرس و تدریس اور فتویٰ نویسی میں تقریباً (33) سال دینِ اسلام کی خدمت کی، اِس دوران جب آپ کے فتاویٰ علمائے عراق کے پاس لائے جاتے تو وہ آپ کے جواب پر حیرت زدہ رہ جاتے۔ (بہجۃ الاسرار، ص 225، مَلَقَطاً وَطَلْحاً)

مشکل مسئلے کا آسان جواب

میرے مُرشد غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت عبدُ الرزّاق جیلانی

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے تین (3) طلاقیں کی قسم اِس طرح کھائی ہے کہ وہ اللہ کی ایسی عبادت کرے گا، جو اُس وقت رُوئے زمین پر کوئی اور شخص نہ کر رہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو اُس کی بیوی کو 3 طلاقیں، جب حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں یہ مسئلہ پیش کر کے حل پوچھا گیا کہ اب وہ شخص کیا کرے اور کونسی ایسی عبادت کرے کہ اُس کی بیوی طلاقیں سے بچ جائے اور قسم بھی نہ توڑنی پڑے؟ سبحان اللہ! میرے مُرشد غوثِ پاک نے پل بھر میں اس مسئلے کا حل پیش کر دیا: کہ یہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ کو خالی کروا کر اکیلا طواف کرے، قسم بھی پوری ہو جائے گی اور اُس کی بیوی کو طلاق بھی نہیں ہوگی، آپ کے اِس جواب سے علما حیران رہ گئے۔ (بجۃ الاسرار، ص 226 طعنا)

واقعی طواف ہی ایک ایسی مُنفرد عبادت ہے جو پوری دنیا میں ایک مقام پر ادا ہوتی ہے اگر کوئی اکیلا بندہ طواف کرے تو رُوئے زمین میں اور کہیں طواف کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

علومِ مُصطفیٰ و مُرتضیٰ کے تمہیں پر ہیں کھلے آسرا یا غوث

(قبالہ بخشش، ص 120)

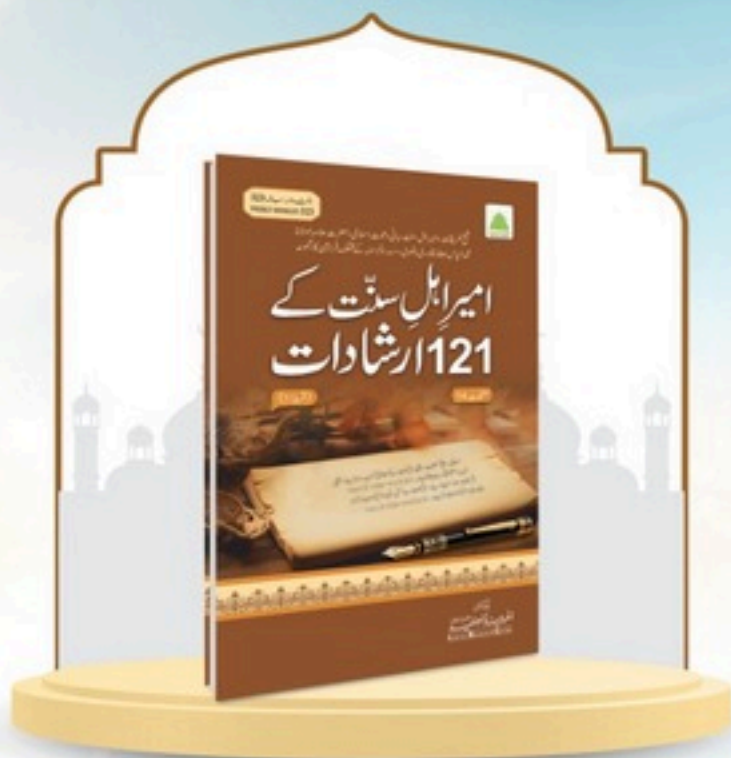
ہیں پیر پیراں	غوثِ پاک	ہیں میر میراں	غوثِ پاک
محبوبِ شہجاں	غوثِ پاک	ولیوں کے سلطان	غوثِ پاک
محبوبِ یزدان	غوثِ پاک	سلطانِ ذیشان	غوثِ پاک
مشکل ہو آساں	غوثِ پاک	دو درد کا دَڑماں	غوثِ پاک
فرماؤ احساں	غوثِ پاک	راحت کا سماں	غوثِ پاک
بلوؤ جانان	غوثِ پاک	بن جاؤں مہماں	غوثِ پاک

جس وقت چلے جاں غوثِ پاک یا پیر! ہو احساں غوثِ پاک
 پورا ہو جاناں غوثِ پاک دیدار کا ارماں غوثِ پاک
 ہو جائے مری جاں غوثِ پاک بس آپ پہ قرباں غوثِ پاک
 ٹل جائے شیطان غوثِ پاک بچ جائے ایماں غوثِ پاک
 اُف! حشر کا میداں غوثِ پاک لو زیرِ داماں غوثِ پاک
 ہو میری جاناں غوثِ پاک بخشش کا ساماں غوثِ پاک
 صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
12	ظَلَبَہ سے محبت	01	دُرود شریف کی فضیلت
14	امیرِ اہل سنت کی کمال دینی سوچ	01	سچ کی برکت سے 60 ڈاکو تائب ہو گئے
14	استاد کا مقصود	02	ماں کی نصیحت ماننے کا صلہ
15	فتویٰ نویسی کی بادشاہت	06	علم لڑائی کے 70 دروازے
15	مشکل مسئلے کا آسان جواب	08	غوثِ پاک کی علمی شان و شوکت
		10	ایک آیت کے چالیس معانی بیان فرمائے

اگلے ہفتے کا رسالہ



978-969-722-554-5



01082444



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net